Concept of Charity in Hinduism

ہندومت میں تصورِ خیرات

Nabila Naz
M.Phil. Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Dr. Muhammad Hammad Lakhvi
Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract: The concept of human well-being is found in almost every religions. Each person's religion is a combination of responsibilities and duties that are specific to it. It is also a matter of fact that each person has a different ability to be honest and good, so each person has his own Dharma and the ability to do good. No doubt, not all people are expected to meet the same standard of righteousness because of their ability to do good. In all religions of the world, charity is important, so in Vedic Dharma, Dan Dharma is said to be necessary, and in Hinduism, the term "Dan Pun" is used for charity. Dan Pun is very important in Hinduism. According to Hindu philosophy, everything belongs to God, whatever is given to anyone. If God has given it, then giving it back is not a favor, but the first duty of every human being. And this is one of the ten duties that every believer in Hindu Dharma should perform in all circumstances. In Hindu Dharma the importance of charity, alms and generosity is explained in sacred literature. The articles presents the concept of charity in Hinduism.

انسانی فلاح و بہبود کا تصور تقریباً ہر مذہب میں پایا جاتا ہے اور ہر فرد کا دھرم ذمہ داریوں اور فرائض کا مجموعہ ہوتا ہے جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے، چونکہ ہر فرد میں موجود داست بازی اور خیر کی صلاحیت الگ ہے چنانچہ ہر فرد کا اپنا ایک

دھرم بھی ہے اور ہر فرد مین خیر کی صلاحیت پیدائشی ہے، خیر کی صلاحیت مختلف ہونے کے باعث تمام افراد سے راستی کے ایک سے معیار پر پورا اترنے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ دیکھا جائے تو خیرات انسانی زندگی میں ایک لازمی جزو کی حیثیت رکھتی ہے۔ تاہم اس پر عمل مختلف معاشروں میں مختلف طریقوں سے ہوتا ہے ہم خیرات کیوں دیتے ہیں؟اور خیرات معاشرے میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟تو اس کا جواب یوں ہے کہ خیرات کرنا ایک بے غرض عمل ہے۔ اپنی کمائی میں سے خیرات کے ذریعے لوگوں کی مدد کرنے سے دلی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ خیرات کے عمل سے ایک مثبت تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ ایک انسان کے خیراتی عمل سے نوع انسانی پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ہندومت کا مختصر تعارف:

ہندومت کے اگر مختصر تعارف کو دیکھیں تو یہ ایک قدیم مذہب ہے۔ ہندومت ایک ایسا نظام حیات ہے جس کے پیروکار کروڑوں کی تعداد میں رہے اور نشیب و فراز کے باوجود آج بھی اسکے ماننے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ تاریخی اعتبار سے اسے ساڑھے تین ہزار سالہ قدیم مذہب کہا جاسکتا ہے۔ ویدیں مقدس کتب ہیں جن کے ساتھ ساتھ اپنیشد، پران، گیتا اور سماجی قوانین کے مجموعے شاستر بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ تری مورتی اس کا بنیادی عقیدہ ہے جس کے تحت تین خداؤں کا تصور کیا جاتا ہے۔ تری مورتی کے عقیدے کے علاوہ ذات پات کا نظام، قربانی کا تصور، یگیہ، و نذر اور دان پُن کی تعلیمات بھی ہندومت میں ملتی ہیں۔

آج جو لوگ ہندو کہلاتے ہیں ان میں دو سو سے زیادہ فرقے ہیں اور دیومالا لاتعداد دیویوں اور دیوتاؤں پر مشتمل ہے جن میں بڑے دیوتا بھی ہیں اور چھوٹے بھی۔ محدود اختیار والے بھی اور مطلق اختیار والے بھی۔ اس کے علاوہ بے شمار بُری ارواح پر ہندوؤں کا ایمان ہے اور طرح طرح کے مراسم کے ساتھ ان کی پوجا ہوتی ہے۔ ان کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کتب کو ہندو اپنا مذہبی ادب تسلیم کرتے ہیں۔ بلاشبہ ان کی تعداد دوسرے مذاہب سے کافی زیادہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اس وقت جتنے بھی دھرم چل رہے ہیں ان میں شاید ہی کسی دوسرے میں اتنی کتب ہوں۔

دنیا کے تمام مذاہب میں، خیرات کو اہمیت حاصل ہے چنانچہ ویدک دھرم میں دان دھرم کو ضروری بتایا گیا ہے اور ہندومت میں خیرات کے لئے "دان پُن" کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں بائیس مختلف مقامات پر دان پُن کا حکم ہے۔

دان پُن کی ہندومت میں بہت اہمیت ہے۔ہندو فلسفے کے مطابق سب کچھ خدا کا ہے جو کچھ بھی کسی کو دیا گیا ہے، خدا ہی نے تو دیا ہے تو اس میں اس کو واپس کرنا احسان نہیں بلکہ ہر انسان کا اولین فرض ہے۔اور یہ ان دس اہم فرائض میں سے ہے جو کہ ہر ہندو دھرم کے ماننے والے کو ہر حال میں انجام دینے چاہیے۔ہندو دھرم میں دان پُن، صدقات و خیرات اور فیاضی کی اہمیت اس طرح بیان کی گئی ہے۔

"گرت یگ میں ریاضت وعبات کی ادائیگی ترت یگ میں معرفت الہی، دواپر یگ میں قربانیوں (کی ادائیگی) اور کل یگمیں محض خیرات اور دانپُن بڑی نیکیاں قرار دی گئیں۔"[1]

بھگوت گیتا میں شری کرشن ارجن سے فرماتے ہیں:

"یگیہ۔دان شپا کرمانہ تیا جیم کاریم ایوتت
یگیو دائم تپا ایو پاد نانی من الشیی نام"

یعنی، اے ارجن! یگیہ، دان اور تپ کبھی بھی نہیں چھوڑنے چاہئیں ان کو سر انجام دینا عین دھرم ہے۔یگیہ، دان تپ تو اونچے انسانوں کو بھی پاک بناتے ہیں۔

مزید فرمایا:

"یہ ساری شان وشوکت ان کے لئے جو خیرات دیتے ہیں ان کی
عمر دراز ہوتی ہے اور وہ آسمانی دنیا میں تا ابد روشن رہیں گے۔"

دان کی اقسام

بھگوت گیتا میں دان (خیرات) کی تین اقسام کا ذکر ہے:

1-عارفانہ دان:

جن میں سب سے پہلی قسم عارفانہ دان ہے۔شری کرشن فرماتے ہیں:

"دان دینا میرا دھرم ہے۔"

جو یہ بات ذہن میں رکھ کر دان کرے اور ایسی جگہ دے جہاں سے کسی صلے کی امید نہ ہو اور لینے والے کے استحقاق کی پڑتال کی جائے تو اس صورت میں دیا جانے والا دان عارفانہ کہلاتا ہے۔

2-دنیادارانہ دان:

دوسری قسم دنیادارنہ کی ہے جس کے متعلق بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں:

"جو دان صلے کی خاطر اور پھل کی خواہش کے تحت دیا جائے اور دان دینے مس تنگدلی اور کنجوسی کا مظاہرہ کیا جائے یعنی مجبوری کے تحت، وہ دنیاوی یا ظاہری دان کہلاتا ہے۔ وہ دان دنیادرانہ ہے، کا صلہ بھی ضائع ہو جاتا ہے۔"[2]

3-جاہلانہ دان:

تیسری اور آخری قسم جاہلانہ دان کی ہے۔ جاہلانہ دان کی بابت بھگوان نے یوں فرمایا:

"جو دان جگہ، موقع اور لینے والے کے استحقاق کی پڑتال کے بغیر دیا جائے اور دان لینے کی بے عزتی اور تحقیر کی جائے وہ تامسی جاہلانہ اور رزیل دان کہلاتا ہے۔ جاہل لوگ ہی ایسا دان دینا پسند کرتے ہیں۔"[3]

خیرات کی بنیادیں

ہندو دھرم میں خیرات کی بنیادووں میں قربانی اہم عبادت ہے۔ اسے یگیہ بھی کہتے ہیں۔ لفظ یجنا اور یگیہ کے معنی اصطلاح طور پر قربانی اور لغوی اعتبار سے عبادت ہے۔ چنانچہ کئی سنسکرت کُتب میں یہ عبادت کے مترادف کے طور پر بھی موجود ہے۔ یجنا ان پانچ اعمال "پنج مہایجنا" کو بھی کہتے ہیں جو ایک خاندان کے سربراہ کے لئے روزانہ انجام دینا لازم ہے یہ پانچ اعمال حسب زیل ہیں۔

1۔ رشی یجنا:

مقدس کتاب ویدوں کا مطالعہ اسے برہما یجنا اور سندھیوپاسن بھی کہتے ہیں۔

2۔ دیوا یجنا:

دیوتاؤں کی پوجا۔ اس کی مشہور صورت 'اگنی ہوتےر" نامی رسم ہے جس میں اگ جلا کر مخصوص منتر پڑھے جاتے ہیں اور ہون کے لئے دیگر اشیا بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

3۔ پتریجنا:

بزرگوں کے لئے نذرونیاز کرنا یعنی شرادھ پتریجنا کہلاتی ہے۔ان کے نام پر خیرات کرنا۔

4۔ منشیہ یجنا:

غرباء مہمان اور دوسرے لوگوں کو کھانا کھلانا، خیرات کرنا اور دوسرے نیک کاموں میں حصہ لینا۔

5۔ بھنہ یجنا:

جانوروں بالخصوص گائے کو کھانا کھلانا

عام معنوں میں یجنا قربانی کو کہا جاتا ہے اور مذہبی عقیدت کا اظہار بھجوں کے علاوہ قربانی یا یجنا کے ذریعے کیا جاتا تھا۔یگیہ میں مختلف اجناس، گھی، سوم رس اور کبھی کبھی جانوروں کی نذر مختلف رسومات کے ساتھ دیوتاؤں کی خدمت میں پیش کی جاتی تھیں۔عام طور پر بھینٹ چڑھائی جانے والی چیزوں کو آگ میں ڈال کر دیوتاؤں کی نذر کیا جاتا تھا۔اسی وجہ سے قربانی (یگیہ) اب دیوتاؤں کی خدمت میں نذرونیاز کے درجے تک محدود نہیں رہ گئی بلکہ خود کائنات کی سب سے بڑی حقیقت یا اس کے اظہار کے مرتبہ تک پہنچ گئی۔یہ تھ اوہ رجحان جس نے رفتہ رفتہ قربانی (یگیہ) کو آریوں کی مذہبی زندگی ک امرکز بنادیا، یہاں تک کہ وہ بڑے بڑے دیوتا جو سمبتا حصے کے شروع میں نہایت اہمیت کے حامل تھے اور مذہبی زندگی کا مقصود مانے جاتے تھے، قربانی کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے آگے ماند پڑ گئے۔اب بجائے ان دیوی دیوتاؤں کے بگیہ کو کرادینا اور اس کا حصہ ٹھیک ڈھنگ سے سرانجام پا جانا ہی مذہبی زندگی کا مقصود مانے جاتے تھے، قربانی کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے آگے ماند پڑ گئے۔اب بجائے ان دیوی دیوتاؤن کے بگیہ کو کرادینا اور اس کا ٹھیک ڈھنگ سے سرانجام پا جانا ہی مذہبی زندگی کا مقصد بن گیا۔[4]

دان کرنے کا طریقہ کار

گیتا ہدایت کرتی ہے کہ سب لوگ پنے اپنے فرائض کو مکمل طور پر انجام دیا کریں، کسی کو اپنی مقررہ راہ عمل ہرگز ترک نہیں کرنی چاہیے۔لہذا ہندودھرم میں دان پُن دینے اور لینے کے چند طریقے بتائے گئے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

1۔ بھکشا کے لئے آواز لگاتے ہوئے برہمن، کھشتری، ویش لفظ خاتون، اپنی صدا کے بالترتیب آغاز، وسط اور اخر میں رکھیں گے۔

2۔ چاہیے کہ پہلے اپنی ماں، بہن، خالہ یا کسی (دیگر ایسی) کا تون سے مانگے جو (انکار) سے ہتک نہ کرے۔

3۔ دریاؤں کے کنارے ساف ستھرے اور شور و غل سے قدرتی طور پر پاک جگہ پر چڑھاؤ دینے سے ہمیشہ خوش ہوتے ہیں۔

4۔ بھیک کے لئے کسی ایسے گھر کے قریب نہ جائے جو تپسیوں، برہمنوں، پرندوں، کتوں یا بھکاریوں سے بھرا ہوا ہو۔

5۔ دن میں ایک بار مانگنے جائے بھیک کی زیادہ مقدار میں حاصل کرنے مین بے تابی نہ دکھائے اس لئے کہ بے تابی سے بھیک مانگنے والا تپسوی حسی لذتوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔

تپسوی اسی وقت مانگنے کو نکلے جب (باورچی خانوں) سے دھوں اٹھنا بند ہو جائے، موصل چلنا رک جائے، عود سلگنا بند ہو جائے لوگ کھانا کھا چکیں اور بچا کھچا کھانا اٹھایا جا چکے۔[5]

دان (خیرات) کے مصارف / حق دار

ہندو دھرم میں جہان دان دینا ایک اہم فریضہ ہے وہاں دان دینے کے مصارف بھی بتائے گئے ہیں کی دان پُن کے حق دار کون ہیں؟ اور دان ان لوگوں میں ہی تقسیم ہونا چاہیے جن کو دینے کی تعلیم ہندومت میں ملتی ہے۔ برہمنوں کو خیرات دینے کے احکام ویدوں اور شاستروں میں صراحت کے ساتھ موجود ہیں۔ دان دھرم یعنی خیرات کے مستحق صرف برہمن قرار پاتے ہیں۔

> "برہمنوں کو جو خیرات دی جاتی ہے وہ دیوتاؤں کو پہنچتی ہے اور پھر پُن (ثواب) بن کر دینے والے کے پاس واپس آجاتی ہے۔"[6]
>
> "برہمن کو سونا خیرات دینے کا بہت بڑا اجر ہے۔ سونا خیرات کرنے والا مکت ہو جاتا ہے یعنی یقینی نجات پا جاتا ہے۔[7]

غیر برہمن کو دان وغیرہ دینے کا صلہ عام تحفہ وغیرہ ہے جو خود کو برہمن کہتا ہے اسے دینے کا صلہ دو گنا ہے فاضل برہمن کو دینے سے لاکھ گنا زیادہ صلہ جبکہ وید اور انگوں کے جاننے والے برہمن کو دان دینے سے ختم نہ ہونے والا صلہ ملتا ہے۔

نیچ ذات کے لوگوں سے برہمن کو دکشنا لینے سے گریز کرنا چاہیے کیونک ایسے لوگوں سے دکشنا لینا بدترین عمل ہے۔ اس کو منو نے اس طرح بیان کیا ہے۔

"پنچ ذات انسانوں سے دکشنا کی قبولیت ان کے لئے یگیہ اور انہیں پڑھانے کے افعال میں
بدترین دکشنا کی قبولیت ہے۔اگلی زندگی پر اثرات کے حوالے سے برہمن کے لئے اس
فعل سے گریز اشد ضروری ہے۔"[8]

منودگرم شاستر کے مطابق اگر کوئی برہمن اس طرح کی دکشنا خیرات لے لیتا ہے تو اس کا گناہ اس صورت میں دور ہو سکتا ہے کہ وہ دکشنا پھینک دی جائے۔باقی گناہ تو چپ کرنے سے ختم ہو گئے ہیں لیکن یہ دکشنا پھینک دینے سے ہی ختم ہو گا۔برہمن کسی شودر سے دان نہیں لے سکتا کیونکہ ایسے شخص سے لے کر قربانی کرنے والا چنڈال پیدا ہو گا۔

خیرات کے حق داروں میں برہمن کے علاوہ درج ذیل اشخاص بھی شامل ہیں۔جب بھی ان سے واسطہ پڑے تو اس کی فوراً کھانے، کپڑے، سواری، رقم، سونے چاندی یا کسی اور چیز سے ان کی مدد کرنی چاہیے۔ان میں درویش کی، گائے یا کسی دوسرے جانور کی، طالب علم یا مسافر کی عورت یا بچہ، بھوکا شخص، فقیر، مفلس یا لاش اٹھانے والے کی، ان کی جو بھی مدد کی جائے اس سے کئی گناہ واپس ملتا ہے۔

دان پُن کے قوانین

دان پُن دینے اور وصول کرنے کے چند قوانین ہندومت میں بیان ہوئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔یگیہ کرنے والے سولہ میں سے چار پڑوسیوں کو دکشنا دان کا نصف اگلے چار کو باقی نسف اس میں نسف اگلے چار کو بقایا کا تیسرا حصہ اور باقی کو چوتھا حصہ ملے گا۔

2۔لیکن اگر متوقع وصول کنندہ لالچ یا تکبر کے باعث وعدی کی تکمیل پر مجبور کرتا ہے تو بادشاہ (رقم کو مناسب خرچ نہ کرنے والے اور بزور وصول کنے کی کوشش کرنے والے دونوں میں سے ایاک طلائی سکہ (سورن) دان کرنے والے کو دلوائے۔

3۔اپنے محکوموں کی حفاظت یقینی بنانے والا بادشاہ عزت کا مستحق ہے۔اس لئے کہ یگیہ کا دورانیہ اور ساتھ ہی دکشنا بھی بڑھتی ہے۔

4۔ویدوں کے پڑھنے، یگیہ کرنے، دان دینے اور گوروں اور دیوتاؤں کی پوجا سے کسی شخص کو جو کچھ بھی ملتا ہے۔اس کا چھٹا حصہ بادشاہ کو رعیت کی حفاظت کے عوض ملتا ہے۔

5۔ مقدس قوانین کے مطابق مخلوق کی حفاظت کرنے والے اور جسمانی سزا کے مستحقین کو تعذیب دینے واال بادشاہ گویا لاکھوں کے دکشنا کی یگیہ کرتا ہے۔[9]

دان پُن کے اصول وضوابط

دان پُن کے مروجہ اصول ہندومت میں بھی تقریباًوہی ہیں جو کی باقی مزاہب میں ہیں یعنی خیرات بغیر بدلے کے اور لالچ کے رازداری سے ،بغیر دل دکھئے اور مذہبی فریضہ سمجھ کر کی جائے اور یہ سمجھا جائے کی آپ لینے والے پر احسان نہیں کر رہے بلکہ لینے والا آپ پر احسان کر رہاہے۔اس لئے کہ ہندو خیرات ،عطیات ،صدقات دینے میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ہندوؤں کی مقسد کتاب مین دان پُن کے لئے مندرجہ ذیل زریں اصول وضع کئے گئے ہیں۔

بے لوث عمل:

دان پُن کا پہلا اصول ہندومت میں یہ ہے کہ ایشور کی راہ مین جو کچھ بھی دیا جائے صلے کی امید کے بغیر اور ایسا ہی عمل شرف قبولیت تک پہنچتاہے شری کرشن میں "بھوت گیتا" میں ارجن کو اسی بات کی تعلیم دے رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نش کام کرم یعنی پھل کی خواہش دل میں نہ رکھ ذاتی غرض چھوڑ کر محض اپنا فرض سمجھ کر زندگی کے تمام افعال سرانجام دینا ہے۔

خدائی صفت:

بھگوت گیتا میں سخاوت اور دان پُن کو خدائی صفات میں شمار کرتے ہوئے اسے نہایت اعلی درجہ کی نیکہ قرار دیا گیاہے۔

جذبہ خدمت خلق:

گیتا کے مطابق آدمی دان پُن کا عمل کرے تو ضرور خدمت خلق کے جذبہ سے عمل کا مقسد اپنی غرض پورا کرنا نہیں بلکہ دوسروں کی خدمت ہونا چاہیے۔

خدمت خلق کرنے والا بہشت میں جاتاہے اور دوسروں کو دکھ پہنچانے والا اجہنم میں ک۔ گویا مخلوق کی خدمت ہی بہشت تک جانے کے لئے سراط مستقیم ہے جو شخص اپنے ہم نفس کی خدمت نہیں کرتا دکھیوں کے دکھ دور نہیں کرتا زخمی دل پر بھایا نہیں رکھتا کسی رونے والے کے انسو نہیں ونچھتا اس کا زندہ رہنا فضول اور بے مقصد ہے۔

عاجزی وانکساری:

عاجزی وانکساری دان پُن کرنے کا زریں اصول ہے سب کچھ خدا کا ہے اور ہم اس کے امین ہیں اس کے دئے ہوئے مال سے ہی دوسروں کو دیتے ہین اسی لئے دیتے وقت عاجزی وانکساری ہونی چاہیے۔

احسان جتلانے سے پرہیز:

دان پُن دینے کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ احسان جتلانے سے پرہیز کیا جائے۔ایشور کو ایسی خیرات سخت ناپسند ہے جس کے بدلے میں کام لیا جائے یا احسان جتا کر اس کا جینا دوبھر کر دیا جائے۔منودھرم شاستر میں ہے کہ:

"کوئی شخص جس کسی مقصد کے لئے دان کرتا ہے اگلے جنم میں اسے وہی کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔"[10]

ریاکاری سے ممانعت:

ایشور کو ایسی خیرات پسند نہیں ہے جو لوگوں میں نام پیدا کرنے اور نمود و نمائش یا بدلے کی خواہش سے کی جائے۔ایشور کے نزدیک ایسی عبادت و سخاوت کا قطعاً کائی فائدہ نہین۔

دکھاوے کی نیت سے دی گئی خیرات کا اجر ضائع ہو جاتا ہے بقول منو کے:

"بڑمارنے سے دان کا صلہ ضائع ہو جاتا ہے"[11]

دان پُن کا کام ارد گرد کے ضرورت مند وگوں کو چھوڑ کر صرف دوسروں کے سامنے اپنی حیثیت اور شہرت کا چرچا کرنے کے لئے ایسے لوگوں کو خیرات دینا جو اس کے مستحق ہی نہیں ریاکاری اور دکھاوے میں آتا ہے اور ہندومت میں ریاکاری سے کیا ہوا دان پُن کسی کام کا نہیں ہے۔

حسب مال سے احتراز:

انسان مال کی محبت میں شدید ہے اسلئے مال کی محبت کم کرنے کے لئے اسے خدا کی راہ مین خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے جو ہندو دھرم میں بھی حب مال سے احتراز کی تلقین کی گئی ہے اور خرچ کرنے کا بھی درس دیا گیا ہے۔

"جو دولت سخاوت سے خرچ کی جائے وہ ضائع نہین ہوتی یا کبھی کم نہیں ہوتی جو بخیل

ہوتا ہے اس کبھی سکون حاصل نہیں ہوتا۔"[12]

پھر آگے فرمایا:

"جو شخص قابل رحم اور بھوکے انسان کو روٹی ہوتے ہوئے بھی نہین دیتا اور سخت دل ہو کر خود تار ہتاہے اس کو مصیبت آنے پر کوئی راحت نصیب نہیں ہوتی۔"[13]

غرباء پر خرچ کرنا:

اپنی دولت میں سے غرباء اور ضرورت مند لوگوں پر خرچ کرنا مال مین برکت کا باعث ہے صدقہ و خیرات اور دان پُن کے سب سے زیادہ مستحق غرباء ضرورت مند لوگ ہین جیسا کہ ویدک ادب میں ہے:

"جو غریبوں اور حاجت مندوں کی مدد کے لئے خیرات کرتا ہے وہی سخی ہے اس کا بھلا ہوتا ہے۔اس کے دشمن بھی اس کے دوست بن جاتے ہیں۔"[14]

"مال دار لوگ غربا کو کھلائیں دولت ایک متحرک گاڑی کے پہیوں کی لیک کی طرح ہے۔ یہ کبھی ایک کے پاس ہوتی ہے اور کبھی دوسرے کے پاس۔"[15]

لینے سے زیادہ زیادہ دینا بڑی چیز ہے کیونکہ اپنی دولت میں دوسروں کو شریک کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔جیسا کہ ہندو دھرم کی تعلیم ہے کہ:

"دینا لینے سے بڑی چیز ہے کہ یوں دان کرنے والا ایک آدمی کو اپنا دوست بناتا ہے اور خود کو دشمنوں سے محفوظ کرلیتا ہے۔عقل مند وہ ہے جو اپنی دولت میں دوسروں کو شریک کرے۔"[16]

دل آزاری سے پرہیز

دان پُن کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ دل ازاری سے پرہیز کیا جائے۔ایشور کو ایسی خیرات سخت ناپسند ہے جس کو دے کر لینے والے کی دل آزاری کی جائے یا س کی عزت نفس مجروح کی جائے۔

ہندوؤں کی مقدس کتاب منو دھرم شاستر میں لکھا ہے کہ:

"دان کا بطریق احسن قبول کرنے اور تعظیم سے پیش کرنے واال دونوں بہشت

میں جائیں گے۔ برعکس ہونے کی صورت میں وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔"[17]

مستحق افراد کا حصہ:

جو شخص دان دیتے وقت اور لینے والے کے استحقاق کی پڑتال کرکے دان دیتا ہے وہ اعلی درجے کا ہوتا ہے اور اس کا پھل بڑا اچھا ملتا ہے۔

"ہر کسی کو چاہیے کہ اپنی استطاعت کے مطابق ویدوں کے فاضل اور اکیلے رہنے والے برہمن کو دے یوں آسمانی رحمت کا حسول ممکن ہے۔"[18]

مزید فرمایا:

"ان نو برہمنوں کو سناتک خیال کرنا چاہیے کیونکہ یہ مقدس قانون کے اتباع میں بھیک مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ان کے علم کے تناسب سے دکشا دینی چاہیے۔"[19]

میانہ روی:

مصارف دولت مین میانہ روی کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ معاملات مین میانہ روی اختیار کرنا بہترین عمل ہے حتی کہ دان پُن کے عمل مین بھی اس کالحاظ ہونا چہیے۔ منو دھرم شاستر کے مطابق:

"اگرچہ اپنے علم تقدس کی بناء پر اسے دان لینے کا اختیار یعنی سامرتھ ہو سکتا ہے لیکن وہ اس عادت کو زیادہ پختہ ہونے دے اسلئے کہ بہت زیادہ دان قبول کرنے سے اس کے اندر کا آسمانی نور مدھم ہو جاتا ہے۔"[20]

پھر آگے مزید فرمایا:

"تم میں سے ہر کوئی اپنی دولت کا ایشور کی طرف سے امانت دار یار کھوالا ہے اور تم اپنی ساری دولت اپنے اوپر خرچ نہیں کر سکتے۔"[21]

مفاد پرستی سے ممانعت:

خود غرض آدمی یا انسان جس نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے وہ بھگوت گیتا کی تعلیم کے خلاف چلتے ہیں اور بھگوا ان کرشن ایسے آدمیوں کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔

شری کرشن فرماتے ہیں:

سکتا۔ کرر منٹری اودوانسو۔ لتھا۔ کورونتی بھارت

کریات۔ ودان۔ اسکتی۔ چکیر شُو۔ سنگھرم

اے ارجن! جس طرح جاہل لوگ اپنی غرض کے لئے کام کرتے ہیں اسی طرح عارف اطمینان کے لئے عمل کرتے ہیں۔ جاہل لوگ خود غرضی کے ساتھ سارے عمل کرتے ہیں اور گیانی لوگ خدمت خلق کے لئے۔[22]

وعدے کی پابندی:

باہمی ملاقات میں وعدے کی پابندی کو بری اہمیت حاصل ہے۔ اگر کسی کی مالی امداد کا وعدہ کرر کھاہے تو اسے ہر حال میں پورا کرناوعدہکرنے والے پر فرض ہے جیسا کہ منو دھرم شاستر میں ہے:

"اگر کچھ رقم کسی نیک کام کے لئے دی گئی یا دینے کا وعدہ کیا گیا لیکن بعد ازاں رقم بتائے گئے کام میں خرچ نہیں ہوتی تو وعدہ منسوخ ہو جاتا ہے۔"[23]

سوال کرنے سے گریز:

دان لینے کے لئے خود سے سوال یا بھیک نہیں مانگنی چاہیے جب تک کہ دینے والا خود نہ دے۔ سوال کرنے کی ممنعت منو دھرم شاستر میں اس طرح آئی ہے۔

"مخلوقات کے مالک پر جاپتی نے قرار دیا ہے کہ دینے والا خود لاتا ہے تو گنہگار کا دان بھی قبول کیا جا سکتا ہے بشر طیکہ سوال نہ کیا گیا ہو اور نہ ہی پہلے دینے کا وعدہ موجود ہو"[24]

جھوٹ سے گریز:

دان لیتے اور دیتے وقت جھوٹ سے بچنا چاہیے۔ جھوٹ بول کر خیرات یا دان پُن کے عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ بیان ہے:

"جھوٹ سے یگیہ ناش یعنی برباد ہو جائے"[25]

مزید فرمایا:

"مجرم قرار دیئے گئے شخص سے تحائف لینا، تجارت کرنا، شودر کیچا کری کرنا، جھوٹ بولنا اور یاسے جرم کرنا جو دکشنا (خیرات) لینے سے محروم کر دیں سب ہو اپاتری کرم کہلاتے ہیں۔"[26]

دان پُن کے ثمرات

جس طرح ہر نیک عمل کی جزاء ملتی ہے اسی طرح دان پن، صدقہ و خیرات خدا کی راہ میں کرنے سے اس کی جزاء ملتی ہے ۔خدا کی راہ مین دان پُن کرنے سے انسان کو جو فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہین وہ درج ذیل ہیں:

رضائے الٰہی کا حصول:

انسان کو سب کام خدا ہی کے کام سمجھ کر کرنے چاہیے۔ خدا کی رضا کے سامنے فرائض کی تکمیل کے وقت انسان کو سب کام ذاتی تعلقات اور جذبات سے بلند ہو کر کرنے چاہئیں۔ خیرات، زکوت، دان پُن اور صرف خدا کے لئے ہی ہو اور صرف رضائے الٰہی ہی مد نظر ہو۔ اور جب یہ سب کام ایشور کی مرضی کے مطابق کرتے ہیں تو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

جنت کا حصول:

ہندو دھرم کے مطابق جو لوگ ایشور کی راہ میں دان پُن کرتے ہیں وہ سورگ جنت میں جائیں گے۔

نیکی کا حصول:

دان پن کرنے سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنے مال اور طعام میں سے پہلے غریبوں اور مفلسوں کے لئے نکال کر پھر خود کھانا ہی اصل دان پُن ہے اور خدا کے نزدیک محبوب ترین فعل جیسا کہ منو دھرم شاستر میں ہے کہ:

> "لینے والے کے خصائص اور دینے والے کے یقین کے مطابق دان کا دوسری دنیا میں
> کم یا زیادہ صلہ ملتا ہے۔"[27]

خوشحالی و برکت

خوش دل، نیک نیتی، خلوص دل سے دی ہوئی سخوت و خیرات ایشور کے نزدیک نہایت محبوب و مقبول ہے، چاہے وہ کتنی ہی چھوٹی، معمولی یا حقیر ہو۔ چاہے وہ پھول ہی ہو یا پھول کی پتی ہی ہو۔

تزکیہ نفس

ریاضت، دان اور بھینٹ چڑھانا انسان پر فرض ہے اور ان فرائض کو ضرور سر انجام دینا چاہیے۔ یہ چیزیں من کو صاف کرنے مین بڑی امداد دیتی ہیں۔ دان کرنے سے من کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

بہترین انعام کا وعدہ:

ہندو دھرم میں دان پُن کرنے والے کے لئے بہترین انعام کی نوید سنائی گئی ہے۔ جیسا کہ بھگوت گیتا میں ارشاد ہے:

"پارتھ۔نیو۔اہ۔منز۔وفاش۔تسیہ۔دویتے
نہ یہی کلیان۔کتے۔کشچت۔ورگنم۔تات۔گھچتی۔"

اے ارجن! آدمی ایک جنم میں یوگ کی جو بھی تھوڑی بہت کوشش کرتا ہے وہ کبھی رائیگاں نہیں جاتی، اس کا معاوضہ اگلے جنم میں ضرور ملتا ہے۔ نیکی کا صلہ مل کر ہی رہتا ہے۔[28]

بخشش کا موجب:

خیرات کرنے سے انسانوں کے گناہون کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ نیک نیتی سے کیا ہوا دان بخشش کا موجب بنتا ہے جیسا کہ رگ وید کی تعلیم ہے:

"بہبودی اور رفاہ عامہ کے کاموں میں جن سے راحت قلبی حاصل ہوتی ہے ان
سے اپدیش (نصیحت) پاکر دھرم، ارتھ (دولت) کام اور موکشا (نجات)
حاصل کریں۔"[29]

اطمینان قلب:

سچی خوشی دنیاوی چیزوں سے نہیں، نروان سے ملتی ہے یہ من کا سکھ ہے جسے کوئی تباہ نہن کر سکتی۔ یہ بھگوان کی دین اور اچھے کاموں کا پھل ہے۔ بدھی من ہی سچی خوشی حاصل کر پاتے ہیں۔

قناعت پسندی:

دان پُن کرنے سے لالچ کی جگہ قناعت پسندی کا جذبہ پیدا ہاتا ہے۔ اس کی تعلیم ہندو دھرم میں بھی ملتی ہے۔

"کٹھ نہ ملنے پر افسردہ نہ ہو اور نہ ہی کسی چیز کے ملنے پر خوش، اتنا ہی لے جو زندگی بر قرار رکھنے کے لیے کافی ہو۔اپنے برتنوں کے اچھے برے ہونے کی پرواہ نہ کر۔"

گناہوں سے پاک:

خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے، دان پُن کرنے سے گناہ صاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ منو کی تعلیم بھی یہی ہے:

"پوری یکسوئی (دھیان) کے ساتھ ایک ساتھ گایوں کی خدمت کرتے (رگ وید کی) پارمانی رجا کا جپ کرنے والا ہر طرح کے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔"

یہ امر حقیقت ہے کہ انسان معاشرے سے الگ تھلگ زندگی نہین گزار سکتا۔ آگ مذہب کا مطمع نظر سرف نجات ہی نہیں بلکہ یہ سماجی بہبود، سماجی تعلقات، سماجی روابط اور قومی استحکام کے ساتھ زیادہ تعلق رکھتا ہے۔مذہب انسانوں کی بہتری کے لئے ہے۔سماجی بہبود اور انسانیت کی خدمت تمام مذاہب کی صدا ہے۔لہذا ہندوؤں کی مذہبی کتب دان ان کے عمل پر زور دیتی ہیں۔اپنیشد ایک اچھے انسان کی تین خصوصیات بتاتی ہے جو دھما(ضبطِنفس) دیا،(ہمدردی ورحم لی) اور دکشنا(خیرات) پر مشتمل ہے۔

ست رام دھرم شالا انڈیا میں خیراتی ادارہ ہے۔ست رام پناہ گاہ ہے مسافروں اور غریبوں کے لئے جہاں مفت کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔یہ عموماً سڑک کے کنارے بنائے جاتے ہیں جو بڑے ہندو مندروں سے جڑے ہوتے ہیں۔اسی طرح ہندو مندر بھی خیراتی اداروں کی طرح کامکرتے ہیں۔یہ پجاریوں سے عطیات (دانا) اکھٹا کرتے ہیں جو پریشان حال لوگوں کے کھانے اور مختلف عوامی منصوبوں پر استعمال ہوتے ہیں۔

آریہ سماج تحریک کے بانی سوامی دیانند سرسوتی اس بات کا درس دیتے ہیں کہ اپنی کمائی یا آمدنی مین سے ہر ایک کو سواں(100) حصہ ضرور خیرات کرناچاہیے۔

ہندومت میں بہت سے رسم ورواج ایسے ہیں جو میلوں کی تقریب میں منعقد ہوتے ہیں اور کوئی رسم ورواج ایسے نہین ہیں جو خیرات (دکشنا) کے عمل کے بغیر مکمل ہوں۔

حوالہ جات وحواشی

[1]منو، منو دھرم شاستر، مترجم: ارشد رازی، نگارشات پبلشرز لاہور، 2007ء ص 37

[2]روشن لعل، رائے ایم۔ اے، بھگوت گیتا، فکشن ہاوس لاہور، 1996ء ص 121

[3]ایضاً 20 :17/122

[4]فاروقی، آزاد، عماد الحسن، دنیا کے بڑے مذاہب، مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور، س۔ن، ص ۲۵

[5]منو دھرم شاستر /141

[6]صدیقی، عبد الرحمن، ارمغانِ دید، پران اور شاستر کی روشنی میں مرتب: عزیز احمد صدیقی، دار التذکیر لاہور، 2000ء، ص ۳۶

[7] ایضاً / 28

[8]منو دھرم شاستر / 250

[9]ایضاً / 187-195

[10]ایضاً /116

[11] ایضاً / 116

[12]ایضاً / 116

[13]ایضاً / 250

[14]ایضاً / 250

[15]ایضاً / 251

[16]گھئی، او۔ پی، اخلاقیات مذاہب عالم کی نظر میں، ترتیب و تہذیب: عادل فراز، اپنا ادارہ، 2002ء، ص ۱۲۹

[17]منو دھرم شاستر / 116

[18]ایضاً / 213

[19]ایضاً / 213

[20]ایضاً / 111

[21] ایضاً / 111

[22]بھگوت گیتا / 31

[23] منودھرم شاستر / 187

[24] ایضاً / 187

[25] ایضاً / 187

[26] ایضاً / 187

[27] ایضاً / 187

[28] بھگوت گیتا / 54

[29] سرسوتی، دیانند، سومی، رگ وید (ایک مطالعہ) مترجم: نہال سنگھ، نگارشات پبلشرز لاہور، 2005ء ص 177